بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | بدھ ۸ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ ہجری ✦ ۸ ظہور ۱۳۶۳ھ ✦ ۸ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو خدا کی راہ میں اپنی جان بیچ دیتا ہے

درجۂ استقامت اُسی وقت ملتا ہے جب ہماری موت اور ہماری زندگی خدا کے لیے ہو جائے

"ہماری استقامت یہ ہے کہ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ یعنی یہ کہ قربانی کی طرح میرے آگے گردن رکھ دو۔ ایسا ہی ہم اُس وقت درجۂ استقامت حاصل کریں گے کہ جب ہمارے وجود کے تمام پرزے اور ہمارے نفس کی تمام قوتیں اسی کام میں لگ جائیں اور ہماری موت اور ہماری زندگی اُسی کے لئے ہو جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ یعنی کہہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے ہے اور جب انسان کی محبت خدا کے ساتھ اِس درجہ تک پہنچ جائے کہ اُس کا مرنا اور جینا اپنے لئے نہیں بلکہ خدا ہی کے لئے ہو جائے تب خدا جو ہمیشہ سے پیار کرنے والوں کے ساتھ پیار کرتا آیا ہے اپنی محبت کو اُس پر اُتارتا ہے اور اِن دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے اندر ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو دُنیا نہیں پہچانتی اور نہ سمجھ

(باقی صفحہ ۸ پر)

سرگودھا بورڈ کے امتحان انٹرمیڈیٹ برائے سال ۱۹۸۴ء (بہار) میں

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ کی طالبہ عزیزہ عابدہ منصورہ کی نمایاں کامیابی

عزیزہ موصوفہ نے انجینئرنگ گروپ کی طالبات میں بورڈ بھر میں اوّل آنے کا خصوصی اعزاز حاصل کیا

ربوہ۔ یہ امر ازحد باعث مسرت ہے کہ انٹرمیڈیٹ و ثانوی تعلیمی بورڈ سرگودھا کے امتحان انٹرمیڈیٹ برائے سال ۱۹۸۴ء میں جس کے نتائج کا اعلان کل ۶ اگست ۱۹۸۴ء کو ہوا ہے جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبہ عزیزہ عابدہ منصورہ سلمہا نے ۸۳۴ نمبر حاصل کر کے انجینئرنگ گروپ کی طالبات میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور اس طرح بورڈ بھر میں لڑکیوں میں اول آنے کا خصوصی اعزاز ان کے حصہ میں آیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

عزیزہ عابدہ منصورہ سلمہا محترم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید کی صاحبزادی اور محترم جناب صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی پوتی ہیں۔

نتیجہ کا اعلان کرنے اور نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کا تعارف کرانے اور ان کے انٹرویو ریکارڈ کرانے کی غرض سے ۶ اگست کو جناح آڈیٹوریم سرگودھا بورڈ میں ایک خصوصی تقریب کا اہتمام ہوا جس میں پوزیشنیں حاصل کرنے والے

باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت بوزینب بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حالت تاحال روبہ اصلاح نہیں ہے

لاہور ۷ اگست (بذریعہ فون) حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ مدظلہا بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی صحت کی کیفیت پہلے جیسی ہی ہے۔ بے ہوشی میں بہت معمولی کمی ہے۔ باقی صحت روبہ اصلاح نہیں ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت باسعادت

ربوہ:۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رقم فرماتی ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے عزیزہ امۃ انام اور عزیزم ظہیر احمد خاں کو ۲۶ جولائی پونے ایک بجے دوپہر بچی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "سعدیہ ظہیر" رکھا ہے نومولودہ نواب مسعود احمد خان صاحب مرحوم کی نواسی اور مکرمی پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب مرحوم کی پوتی ہے"

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور بہت بلند اقبال بنائے آمین۔

مکرم ماسٹر عبدالمنان صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ اور حمان ضلع سرگودھا گزشتہ دو ماہ سے یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور ان دنوں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لیے درخواست دعا ہے۔

(اللہ بخش صادق۔ ناظم وقف جدید)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ

۸ ظہور ۱۳۶۳ ہش

تاریخِ مذاہب کا ایک سنہری باب

تاریخ مذاہب اس حقیقت پر شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سنت ہے کہ اس نے اپنے بندگانِ اخص کے ذریعہ جو جماعتوں کو غلبۂ حق کی غرض سے قائم فرمایا انہیں کامیابیوں اور کامرانیوں کے عظیم الشان وعدوں سے ضرور نوازا۔ یہ وعدے بہرحال پورے ہو کر رہے۔ زمین و آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتے تھے لیکن خدائی وعدوں کا ٹلنا ممکن نہ تھا اس لئے کہ اس قادر و عزیز نے بار بار یہ یقین دلایا کہ:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝

(آل عمران آیت ۱۰، الرعد آیت ۳۲)

یقیناً اللہ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

خدائی وعدے تو بہرحال پورے ہوتے ہیں لیکن ان وعدوں کے پورا ہونے کے لئے خدائی جماعتوں کے افراد کے لئے دو باتوں پر عمل کرنا ازبس ضروری ہوتا ہے ایک یہ کہ وہ حق کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے اس قدر محنت اور جانفشانی سے کام لیں کہ جگر خون ہو جائیں۔ دوسرے وہ ان وعدوں کے پورا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور کمال عاجزی تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کرتے چلے جائیں:۔

ان دو باتوں پر عمل کرنا اس لئے بھی ضروری ہوتا ہے کہ خدائی جماعتوں کو غلبۂ حق تک پہنچنے کے لئے بہت دشوار گزار راستوں پُرخطر گھاٹیوں، خونخوار درندوں سے اٹے ہوئے جنگلوں اور ہلاکت خیز صحراؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ راہ کی ان تمام صعوبتوں اور ناقابلِ بیان مصیبتوں کا مقابلہ کمال ہمت و پامردی صبر و استقلال اور متضرعانہ دعاؤں سے ہی ہو سکتا ہے۔ سو وہ اس میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتیں۔ یہ امر ان کی ہمت بندھانے کا موجب بنتا ہے کہ ان کا خدا ان کے ساتھ ہے۔ وہ انہیں ضائع ہونے نہیں دے گا۔ اور غلبۂ حق کے وعدہ کو پورا کر کے رہے گا۔ ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دوران ان کا صبر و ثبات اور پامردی و استقلال خود اپنی جگہ ایک معجزہ سے کم نہیں ہوتا۔ بھلا جن لوگوں کا اس بات پر پختہ ایمان ہو کہ لَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ (الحج آیت ۴۸) وہ مشکلات و مصائب آفات و بلیات یا دنیا والوں کے غیظ و غضب سے کب متاثر ہو سکتے ہیں۔

سب سے زیادہ مشکلات و مصائب اللہ تعالیٰ کا وہ بندۂ اخص اپنی جان پر برداشت کرتا ہے جسے خدا تعالیٰ غلبۂ حق کی غرض سے کھڑا کرتا ہے اور غلبۂ حق کی خاطر متضرعانہ دعاؤں میں سب سے زیادہ وہی اپنی جان کو گھلاتا اور جوکھوں میں ڈالتا ہے اور غلبۂ حق نے اسی کی جان توڑ کوششوں اور متضرعانہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ظاہر ہونا ہوتا ہے۔ اس کی قائم کردہ خدائی جماعت کے افراد اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہوتے ہیں لیکن وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ موعودہ غلبۂ حق کے منصۂ شہود پر آنے میں حصہ دار بننے کی سعادت ہے وہ اسی صورت میں بہرہ ور ہوں گے جب وہ خود بھی دین کی خاطر مصائب برداشت کریں گے اور دعائیں کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔ اس لئے وہ بھی خدا تعالیٰ کے اس بندۂ اخص کی اتباع میں دین کی سربلندی کی خاطر دکھ جھیلنے اور ذلت برداشت کرنے میں نہایت درجہ پامردی کا ثبوت دیتے ہیں اور دعائیں کرنے میں تھکتے ہیں اور نہ ماندہ ہوتے ہیں۔ اسی میں ان کی کامیابی کا راز مضمر ہوتا ہے۔ دنیا والوں کی نگاہ حال پر ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سر پھرے اور دیوانے اب ختم ہوئے کہ اب لیکن خدا کی راہ میں اپنے اوپر دیوانگی اور خستگی وارد کرنے والوں کی نگاہ مستقبل پر ہوتی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ حال انہیں کتنا ہی بے حال کر رہا ہو بہرحال عارضی ہے مستقبل بہرصورت ان کا ہے۔ تائید و نصرت اور غلبۂ حق کے وعدے پورے ہو کر رہیں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کے پورا ہونے میں مزاحم نہیں ہو سکتی۔ خدائی ارادے محکم اور اٹل ہیں۔ کون ہے جو اس کی مشیت کے آگے دم مار سکے۔ ان کا اس بات پر پختہ ایمان ہوتا ہے ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

جہاں تک خدائی جماعت کے افراد میں سے ہر شخص کے جذبات و احساسات اور دلی تڑپ کا تعلق ہے وہ یہی ہوتی ہے کہ اے میرے صادق الوعد حی و قیوم اور قادر و عزیز خدا میں تیری قضا پر راضی ہوں اور تیری راہ میں اپنا ذرہ ذرہ فدا کرنے کو تیار ہوں۔ میرا مقصود مطلوب اور تمنا تیری رضا کا حصول ہے۔ اگر وہ اس طرح حاصل ہو تو زہے نصیب۔ اصل چیز دین کی بقا اور اس کا غلبہ ہے اس کے آگے جان مال عزت آبرو کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ شامِ زندگی تو صبحِ دوام

(باقی صفحہ پر)

راہیٔ راہگذر بیم و رجا ہوں یارب

راہیٔ راہگذر بیم و رجا ہوں یارب
طالبِ منزلِ تسلیم و رضا ہوں یارب
مَیں تو ہر بار فقط تیرا سہارا لے کر
دورِ آشوب میں سو بار بچا ہوں یارب
مَیں بھی انساں ہوں گنہگار خطاکار بھی ہوں
مَیں بھی آلودۂ حالات رہا ہوں یارب
مَیں جو بولوں تو مری بات سے برہم دنیا
چپ رہوں تو بھی سراپائے خطا ہوں یارب
اپنے بیگانوں کے طعنوں کو سنا ہے مَیں نے
تُو تو جانے ہے مَیں اچھا کہ بُرا ہوں یارب
ڈھونڈتا پھرتا ہوں یوں اپنا ٹھکانا جیسے
ریگِ صحرا ہوں، بیاباں کی ہوا ہوں یارب
مجھ کو حسرت ہے کوئی پیار سے دیکھے مجھ کو
پھول تنہا کہیں صحرا میں کھلا ہوں یارب
ہوں جواں عزم بھی، ہے ذوقِ سفر بھی مجھ کو
پاشکستہ نہیں، زنجیر بپا ہوں یارب
تو مرے درد سے واقف ہے، تو سُن لے میری
مَیں کہ ناواقفِ اسلوبِ نوا ہوں یارب

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعا کا اہم موقع

تہجّد

(مکرم سید احمد علی شاہ صاحب۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد)

تہجد کے معنی ہیں رات کو کچھ دیر سو کر عبادت کے لیے بیدار ہونا۔ اس لیے تہجد کی نماز سے پہلے سونا ضروری ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ پہلی رات سوتے تھے اور آخر رات میں اٹھ کر تہجد پڑھتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

"یعنی رات کو اس قرآن کے ذریعے سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے اور اس طرح بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد کے مقام پر کھڑا کر دے۔"

قرآن کریم میں تہجد کی اس تاکید کے علاوہ حدیث قدسی میں بھی ایک فرمان الٰہی یوں آیا ہے۔

"مَا يَزَالُ عَبْدِىْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ۔ الخ

کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں وہ ضرور اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں ضرور اس کو پناہ عطا کرتا ہوں۔

(بخاری ومشکوٰۃ)

گویا تہجد کے نتیجہ میں مومن بندہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے جس طرح کہ لوہا آگ میں پڑ کر بالکل سرخ ہو جاتا اور آگ کا کام کرتا ہے۔ سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے ..... غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے پھر مَنْ عَادٰى لِىْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزْتُهٗ بِالْحَرْبِ جو میرے ولی کا دشمن ہو میں اس کو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کے لیے تیار ہو جا۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا لے جاوے اس پر جھپٹتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۹ تا ۲۰۰)

پھر تہجد کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِّلسَّيِّاٰتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ۔"

(ترمذی، مشکوٰۃ)

رات کو یادِ الٰہی کے لیے اٹھنا اپنے اوپر لازم کر لو کہ وہ تم سے پہلے صلحاء کا بھی معمول تھا۔ اور وہ تمہارے رب کے حضور تمہارے لیے قربت کا باعث ہے اور برائیوں کو دور کرنے اور گناہ سے روکنے کا موجب ہے

ایک موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:۔

"اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ"

کہ حضور! کون سی دعا سب سے زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو ارشاد فرمایا:۔

"جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرُ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ"

کہ آدھی رات کے پچھلے حصہ میں اور فرض نمازوں کے وقت کی کی ہوئی دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ (ترمذی ومشکوٰۃ)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متقی اور جنتی اصحاب کے اوصاف میں سے ایک اہم اور بڑا وصف یہ بیان فرمایا ہے:۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

(الذّٰریٰت آیت ۱۸ تا ۱۹)

یعنی متقی اور جنتی وہ لوگ ہیں جو راتوں کو کم ہی سوتے ہیں اور سحری کے وقت بھی استغفار کیا کرتے ہیں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث میں فرماتے ہیں:۔

"اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا فِى الذّٰكِرِيْنَ وَالذّٰكِرَاتِ"

(ابوداؤد جلد اوّل ومشکوٰۃ)

یعنی جب مرد رات کو اپنے اہلِ خانہ کو جگائے اور وہ دونوں نماز پڑھیں اور دو رکعت اکٹھے پڑھیں تو وہ ذاکرین اور ذاکرات" یعنی خدا کو یاد کرنے والوں کے گروہ میں لکھے جاتے ہیں۔

تہجد کے افضال اور برکات کا اس سے بھی اندازہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے سورۃ المزمل میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خصوصی ارشاد فرمایا جو ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۔ (المزمل۔ ۳-۵)

پھر فرمایا۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِىَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا۔

(المزمل۔ ۷)

یعنی اے میرے حبیب! راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کر جس سے ہماری مراد یہ ہے کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا کر۔ یعنی اس کا نصف یا نصف سے کچھ کم کر دے یا اس پر کچھ اور بڑھا دے۔ اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر۔ کہ رات کا اٹھنا نفس کو پیروں کے نیچے مسلنے میں سب سے کامیاب نسخہ ہے اور رات کو جاگنے والوں کو سچ کی بھی عادت پڑ جاتی ہے

ان آیات میں سردی کی لمبی راتوں اور گرمی کی چھوٹی راتوں اور درمیانے موسم کے لحاظ سے نماز تہجد کا ارشاد فرمایا۔ یعنی بعض راتیں چھوٹی ہوتی ہیں ان میں رات کا تھوڑا حصہ صحت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے جاگا کرو اور جب دن کے برابر راتیں ہوں تو نصف رات جاگا کرو اور نصف سویا کرو اور جب لمبی راتیں ہوں تو زیادہ حصہ رات کا جاگا کرو اور تھوڑا حصہ سویا کرو۔ اور تہجد میں قرآن کی تلاوت زیادہ کیا کرو۔

اصل بات یہ ہے کہ تہجد کے بعد پو پھٹنے تک خدا تعالیٰ ساری دنیا پر خواہ مومن ہوں یا کافر سب پر اپنے نور کی عام برکات نازل فرماتا ہے۔ ایسے وقت میں مومن کی جناب الٰہی میں گریہ وزاری اور عجز و نیاز سے کی ہوئی دعائیں خاص قبولیت کا رنگ رکھتی ہیں۔ اس لیے ہر احمدی کو خواہ مرد ہو یا عورت تہجد کے لیے اٹھنا چاہیئے مگر اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ خصوصی بھی مدّ نظر رہے فرمایا:۔

"اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ۔

(بخاری ومسلم ومشکوٰۃ)

کہ خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ عمل وہ محبوب اور پسندیدہ ہے جس پر دوام اور استقلال ہو خواہ کم ہی ہو۔ گویا تہجد باقاعدگی سے پڑھے۔ اگر آٹھ رکعت پڑھنا ممکن نہ ہو تو چھ رکعت یا چار رکعت پڑھ لے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دو رکعت ہی اٹھ کر پڑھ لیا کرے۔ کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:۔

وَلَوْ وَقْتَ حَلْبِ شَاةٍ

کہ خواہ بکری کا دودھ دوہنے تک کے قلیل وقت کے برابر ہی وقت ملے تو اتنا ہی وقت اٹھ کر تہجد پڑھ لیا کرے۔

اس موقع پر سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ کا ایک فرمان بھی درج کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"افسوس ان لوگوں پر جو نماز کو چٹی سمجھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اپنے رب کی زیارت ہے اور زیارتِ الٰہی ایک انعام ہے اور کوئی عقلمند انسان اپنے محبوب کی زیارت کو چٹی نہیں سمجھے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عبادت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی شان ہی یہ بتائی ہے:-

كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ

(مسلم کتاب الایمان)

یعنی صحیح نماز یہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم سے کم نماز کے وقت یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے پس اتنے بڑے انعام کو چھوٹی سمجھنا سخت ظلم ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کے بڑے انعامات میں سے ہے میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ انسان ایک نماز بھی چھوڑے تو وہ نمازی نہیں کہلا سکتا۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۸۷۰ تا ۸۷۱)

پھر آپ تہجد کے نتیجہ میں مقام محمود اور قابلِ ستائش مرتبہ ملنے کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ

"اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس شخص کے دشمن زیادہ ہوں اور بدگو لوگوں کی تعداد بڑھ جائے اس کا علاج یہ نہیں کہ وہ ان سے الجھتا پھرے بلکہ ایسے وقت میں انابت الی اللہ اور بارگاہ الٰہی میں فریاد کرنا ہی ان فتنوں کو دور کرتا ہے بلکہ اگر انابت بہت بڑھ جائے تو مذمت تعریف سے اور گالیاں دعاؤں سے بدل جاتی ہیں۔

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی ہوا کہ جو لوگ آپ کو گالیاں دیتے تھے ایک دن عاشقِ صادق ہو گئے۔" (ایضاً صفحہ ۸۷۱)

پس ان نازک اور پُر مصائب ایام میں احباب کرام خصوصیت کے ساتھ تہجد میں اٹھ کر اور دیگر نمازوں اور نوافل میں نہایت سوز و گداز اور گریہ وزاری سے احمدیت کی ترقی ہر قسم کی روکوں اور بندشوں کے دُور ہونے۔ حضرت امام نصرہ اللہ تعالیٰ کی خیر و عافیت اور درازیٔ عمر آپ کے مقاصد کی تکمیل، ہر قسم کے شر و فساد سے جماعت کی حفاظت، بیماروں کی صحت، امتحان والوں کی کامیابی، مقدمات میں کامیابی اور باعزت برأت اور تمام احباب کی مقاصد حسنہ میں کامیابی کے لیے دعائیں کریں کیونکہ جس طرح ایک بچہ کا رونا اس کی ماں کی چھاتیوں میں دودھ بھر لاتا ہے۔ اسی طرح مومن کی گریہ وزاری اور آہ و بکا سے رحمتِ خداوندی جوش میں آجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے آمین ثم آمین

قرارداد تعزیت

ہم اراکین عاملہ قیادت خدام الاحمدیہ ضلع کراچی و قائدین مجالس مقامی آج مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۸۴ء بروز اتوار اپنے اجلاس عاملہ منعقدہ زیر صدارت مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب نائب قائد ضلع کراچی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دو بلند مرتبہ ہستیوں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ (رحمہما اللہ تعالیٰ) کے فرزند ارجمند اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ایسے بلند پایہ بزرگ کے داماد مکرم و محترم نواب زادہ مسعود احمد خاں صاحب کی وفات پر اپنے رنج و غم کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

؎ بلانے والا ہے سب کے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

بے شک محترم نواب زادہ صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اور دل میں سلسلہ کے لئے بہت درد رکھتے تھے۔ آپ کی تربیت کا ہی یہ خاص اثر تھا کہ آپ نے اپنے فرزند اکبر نواب زادہ منصور احمد خاں صاحب کو دین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف کر دیا۔

ہم سب کی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محترم نواب زادہ مسعود احمد خاں صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین۔ اور آپ کی وفات پر سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، محترمہ سیدہ طیبہ صدیقہ صاحبہ، بیگم محترم نواب زادہ مسعود احمد خاں صاحب۔ آپ کے صاحبزادگان محترم نواب زادہ منصور احمد خاں صاحب اور محترم نواب زادہ مودود احمد خاں صاحب، محترمہ نصرت جہاں صاحبہ (بیگم محترم میر محمود احمد صاحب) محترمہ امۃ الواسع رعنا صاحبہ (بیگم ملک خالد احمد صاحب) اور محترمہ امۃ الناصر صاحبہ (بیگم محترم ظہیر احمد خاں صاحب) نیز خاندان حضرت اقدس اور خاندان حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے جملہ افراد کی خدمت میں تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ محترم نواب زادہ مسعود احمد خاں صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے آمین۔ اور آپکی بیگم صاحبہ محترمہ، آپ کے فرزندان، صاحبزادیوں اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (اراکین عاملہ قیادت ضلع کراچی و قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کراچی)

امروز و فردا

بلا تبصرہ

پہاڑی علاقوں میں حادثات

"ضلع کوہستان میں پتن کے قریب ایک مسافر بس ڈیڑھ ہزار فٹ کی بلندی سے دریائے سندھ میں جا گری جس کے نتیجہ میں سبھی مسافر جان بحق ہو گئے ہیں ان کی تعداد ۲۷ - اور ۴۰ کے درمیان بتائی جاتی ہے۔ یہ بس گلگت سے راولپنڈی آ رہی تھی کہ حادثے کا شکار ہو گئی۔ گورنر سرحد نے حادثے کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق حادثہ ڈرائیور کی غفلت کے سبب سے پیش آیا۔ وہ بس تیز رفتاری سے چلا رہا تھا۔ پتن کے قریب وہ ایک ٹرک اور ایک بس سے ایک ساتھ آگے نکل کر ایک اور بس سے آگے نکلنے کی کوشش میں سٹیئرنگ پر قابو نہ رکھ سکا۔ جس کے باعث بس بے قابو ہو کر دریائے سندھ میں جا گری۔ چند روز قبل فتح جنگ سے راولپنڈی جانے والی ایک بس ایک نالے میں جا گری تھی اس حادثے میں اٹھارہ افراد ہلاک ہو گئے تھے ٹریفک کے حادثات کسی ایک علاقے سے مختص نہیں۔ پہاڑی میدانی سبھی علاقوں میں ہوتے رہتے ہیں اور جانی اتلاف کا موجب بنتے ہیں۔ البتہ پہاڑی علاقوں کے حادثات میں انسانی جانیں زیادہ ضائع ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ موٹر گاڑیاں گہرے کھڈوں، ندی نالوں یا دریاؤں میں جا گرتی ہیں۔ ان تک پہنچنے اور امدادی کارروائی میں مشکلات پیش آتی ہے زندہ بچ جانے والے زخمیوں کو طبی امداد بہم پہنچانا دشوار ہوتا ہے انہی تلخ حقائق کی بناء پر ہم ان کالموں میں تحریک کرتے آئے ہیں کہ پہاڑی علاقوں میں چلنے والی بسوں، ٹرکوں، جیپوں وغیرہ کی فنی دیکھ بھال کا اور ڈرائیوروں کو ٹریفک کے اصولوں پر کاربند کرنے کا خاص انتظام کیا جانا چاہیئے۔ اس کے لئے مقامی انتظامیوں، پولیس اور ٹرانسپورٹ کمپنیوں کا باہمی تعاون نہایت ضروری ہے۔ سڑکوں کی دیکھ بھال بھی ضروری ہے خطرناک موڑوں پر مضبوط حفاظتی دیواریں بنانی اور آہنی جنگلے لگانے چاہئیں جیسے کہ کئی بار عرض کیا جا چکا ہے۔ انسانی غفلت ہی ہر حادثے کا محرک ہوتی ہے۔ موٹر گاڑیاں فنی نقائص سے پاک ہوں۔ ڈرائیور گاڑی چلانے کے آداب سے واقف، ٹریفک کے اصولوں کے پابند، نفسیاتی لحاظ سے صحت مند اور مسافروں کو محفوظ سفر کی سہولت فراہم کرنے کا احساس رکھنے والے ہوں۔ اسی طرح سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے ذمہ دار محکمے اپنے فرائض کی انجام دہی سڑکوں کو محفوظ بنانے کے سلسلے میں مستعد ہوں۔ اسی طرح ٹریفک پولیس اور دوسرا مجاز عملہ جانچ پڑتال کے معاملے میں چوکس ہو تو حادثات کو ختم نہیں تو کم ضرور کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ پہلے ذکر آیا پتن کے قریب ہونے والے حادثے کے بارے میں تحقیقات کا حکم دیا جا چکا ہے۔ اس سے اصل اسباب کا تعین کرنے میں مدد ملے گی۔ جان بحق ہونے والے مسافروں کے ورثاء کو معاوضہ دلانے کا بھی بندوبست کیا جانا چاہیئے اور جن ٹرانسپورٹ اداروں کی بسیں حادثوں کا شکار ہوں۔ ان پر تاوان ڈالا جانا چاہیئے تاکہ وہ احتیاط برتنا شروع کریں اور اپنے بیڑے کو تیز رفتاری اور غفلت سے باز رکھنے کے علاوہ اپنی گاڑیوں کی فنی دیکھ بھال کا کوئی لائق اعتماد انتظام کرنے پر آمادہ ہو سکیں۔"

(بحوالہ روزنامہ امروز لاہور ۴ اگست ۱۹۸۴ء)

مالی قربانی اخلاص کے مطابق پھل لاتی ہے

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:

"مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہے جو پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریکِ جدید میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نئے تقاضوں کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ (وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی زبان سیکھیں!

فرمان حضرت اقدس

مکرم عبدالمنان صاحب شاہد، مربی سلسلہ احمدیہ کراچی

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ وعزّ اسمہٗ نے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکماً فرمایا:۔

"وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا"

کہ تم ہمیشہ دعا کرتے رہو کہ اے ہمارے رب میرا علم زیادہ کر

اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو تاکیداً فرماتے ہیں:۔

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ"

(مشکوٰۃ شریف)

کہ علم حاصل کرنا فرض ہے۔

سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی نازل فرمائے) اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں قرآن کریم کا مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آج کل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا جبکہ ..... فرض ہے تو کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھودی جاوے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۸۵)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ابتداء میں اپنا مافی الضمیر ادا کرنے اور باہمی بول چال کے لئے عربی زبان الہام کی تھی۔ اس کے بعد عربی زبان سے ہی دنیا کی دیگر مختلف زبانیں ایجاد ہوئی ہیں۔ اور کوئی بولی انسان نے خود ایجاد نہیں کی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب تک ہم کسی بچہ کو ابتدائی عمر سے کوئی زبان نہ سکھائیں وہ گونگا ہی رہے گا جب تک اس کے والدین بہن بھائی یا ماحول کے لوگ اسے کوئی بولی نہ سکھائیں۔ تاکہ وہ اپنی حرکت وسکون اور ضروریات کے لحاظ سے اپنا مافی الضمیر کے بارہ میں ادائیگی کر سکے۔

مکہ مکرمہ خدا تعالیٰ کا پہلا گھر (اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا) ام القریٰ کہلاتا ہے اس کے رہنے والوں کی زبان عربی تھی۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء سرتاج دوعالم، اسوۂ حسنہ کاملہ، دنیا کے عالمگیر رسول کی مادری زبان بھی عربی تھی۔

قرآن شریف خود عالمگیر، بے نظیر الہامی کتاب اور کامل شریعت ہے عربی مُبِیْن میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی۔ نماز دین کی عمارت کا دوسرا رکن جو پانچ وقت ہر مومن پر فرض ہے وہ بھی عربی زبان میں ہی ہے۔ اگر کسی کو عربی زبان نہیں آتی تو وہ اپنی مادری زبان میں نماز کی دعائیں وغیرہ نہیں پڑھ سکتا اس لئے ضروری ہے کہ وہ عربی زبان کی دعائیں سیکھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو نماز میں پڑھنے کے لئے سکھائی ہیں۔

اس لئے ضروری ہے کہ ہم سیدنا حضرت اقدس کی مندرجہ نصیحت کو مدنظر رکھتے ہوئے عربی زبان سیکھیں اور جماعت کے ہر فرد بچے۔ بوڑھے۔ خدام۔ لجنہ اور بکرات سب کو عربی زبان سیکھنے سکھانے پر زور دینا چاہیئے۔ عربی زبان سیکھنے کے بہت سے فوائد اور برکات ہیں۔ ہماری ساری جماعت کی دینیات کی تعلیم عربی زبان سیکھنے پر منحصر ہے۔ زیادہ نہ سہی کم از کم عربی کا پہلا قاعدہ عربی کے فعل، فاعل، مفعول، ماضی، مضارع امر کی گردان اور چند ضمائر کی شناخت ہونی چاہیئے تو پھر آگے عربی عبارات سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ خصوصاً قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام الٰہی برکات سے بھرا ہوا ہے۔ جس میں ہر قسم کا علم پایا جاتا ہے اور جو ہیرے جواہرات اور خزانوں کی تھیلی ہے ان کو حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ عربی زبان ضرور سیکھنی چاہیئے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہماری عمر بڑی ہو گئی ہے اب کیا پڑھنا پڑھانا ہے۔ ہمارا تو دماغ ہی کام نہیں کرتا دراصل یہ بہانہ ہے اور عدم توجہی کا نتیجہ ہے جبکہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ"

کہ ماں کی گود کی عمر سے علم حاصل کرنا شروع کرو اور جب تک تم مر کر قبر میں دفن نہیں ہو جاتے علم حاصل کرتے چلے جاؤ۔"

اس فرمان نبوی میں عمر کی کوئی قید نہیں لگائی گئی بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کے ہر حصہ میں علم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے۔

گو ابتدائی عمر میں انسان جلدی اور زیادہ علوم سیکھ سکتا ہے تاہم بڑی عمر والوں کو سیکھنے کی کوشش ضرور کرنی چاہیئے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لائے آپؐ نے دیکھا کہ کچھ دوست ذکر الٰہی میں مشغول ہیں اور کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ علم حاصل کر رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی مجلس میں جا کر بیٹھ گئے جو علم حاصل کر رہے تھے اور فرمایا علم حاصل کرنے والے بہتر اور افضل ہیں ان لوگوں سے جو ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"لَا یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ"

کہ علم نہ رکھنے والے لوگ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو علم رکھتے ہیں اور فرمایا:۔

"اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا"۔

کہ علماء ہی اللہ تعالیٰ کی حقیقی خشیت کے حامل ہوتے ہیں۔ جاہلوں کو خدا کی معرفت الٰہیہ اور شناخت نہیں ہوتی۔

اس آیت کریمہ میں وہی خشیت رکھنے والے مراد ہیں جو قرآن کریم احادیث اور تفاسیر دیگر دینیات کے علوم سے بہرہ مند ہیں۔ اور بے شک وہ عالم بھی مراد ہیں جو سائنس اور جغرافیہ وغیرہ کا علم رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی پیدائش اور اس کی قدرتوں کا علم پا کر اپنے ایمانوں کو جلا بخشتے ہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں قسم کے علوم یعنی علم الادیان اور علم الابدان حاصل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ لوگ دنیاوی علوم تو سیکھتے ہیں مگر دینی علوم سیکھنے کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ اور روحانی اور دینی احکام پر عمل کرنے کے لحاظ سے ترقی حاصل نہیں کر سکتے بلکہ کمزور ہوتے ہیں۔

نماز کے مسئلہ ہی کو لیجئے۔ جو پانچ دفعہ ایک دن میں ادا کرنی فرض ہوتی ہے اور ہر رکعت میں وہی عربی دعائیں اور عبارت بار بار دہرائی پڑتی ہیں۔ اگر کسی کو اس کا ترجمہ اپنی مادری زبان میں نہ آتا ہو تو نماز کا لطف نہیں آتا اور نہ ہی توجہ اور انہماک اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کی جا سکتی ہے ایک دفعہ سیدنا حضرت خلیفہ ثانی نور اللہ مرقدہٗ نے مربیان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہر مربی کا پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد کو نماز کا ترجمہ سکھائے اگر وہ یہ کام کرے گا تو اس کا آدھا کام مکمل ہو جائے گا۔"

(اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے آمین)

عربی زبان کی خصوصیات

عربی زبان کی خصوصیات اور خوبیوں اور برکات کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی نازل فرمائے فرماتے ہیں:۔

"عربی کے فضائل خاصہ سے جو اسی زبان سے خصوصیت رکھتے ہیں ..... اور جو اس کے اُمّ الالسنہ اور کامل اور الہامی زبان ہونے پر قطعی دلیل ہے پانچ خوبیاں ہیں جو مفصلہ ذیل ہیں۔

پہلی خوبی:۔ عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے یعنی انسانی ضرورتوں کو وہ مفردات پوری مدد دیتے ہیں۔ دوسرے لغات اس سے بے بہرہ ہیں۔

دوسری خوبی:۔ عربی میں اسماء باری و اسماء ارکان عالم و نباتات و حیوانات و جمادات و اعضائے انسان اپنی اپنی وجہ تسمیہ میں بڑے بڑے علوم حکیمہ پر مشتمل ہیں۔ دوسری زبانیں ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

تیسری خوبی۔ عربی کا افراد مواد بھی پورا نظام رکھتا ہے اور اسی نظام کا دائرہ تمام افعال اور اسماء کو جو ایک ہی مادہ کے ہیں ایک سلسلہ حکمیہ میں داخل کر کے ان کے باہمی تعلقات دکھلاتا ہے اور یہ بات اس کمال کے ساتھ دوسری زبانوں میں پائی نہیں جاتی۔

چوتھی خوبی:۔ عربی کی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں۔ یعنی زبان عربی الف لام اور تنوینوں اور تقدیم تاخیر سے وہ کام نکالتی ہے جس میں دوسری زبانیں کئی فقروں کے جوڑنے کی محتاج ہوتی ہیں۔

پانچویں خوبی:۔ عربی زبان ایسے مفردات اور تراکیب اپنے ساتھ رکھتی ہے جو انسان کے تمام باریک در باریک ضمائر اور خیالات کا نقشہ کھینچنے کے لیے کامل وسائل ہیں .....

اگر ہم اسی دعویٰ میں کاذب ہیں کہ عربی میں وہ پانچ فضائل خصوصیات کے ساتھ موجود ہیں جو ہم لکھ چکے ہیں اور کوئی سنسکرت دان وغیرہ اس بات کو ثابت کر سکتا ہے کہ ان کی زبان بھی ان فضائل عربی کی شریک و مساوی ہے یا اس پر غالب ہے تو ہم اس کو پانچ ہزار روپیہ بلا توقف دینے کے لیے قطعی اور حتمی وعدہ کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز

:- (مکرم شیخ خلیل احمد ناصر۔ بدوملہی) :-

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے :-

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

کہ نماز مومنوں پر یقیناً ایک بروقت ادا کیا جانے والا فرض ہے۔

(سورۃ النساء آیت ۱۰۴)

نماز دین کا ایک بنیادی ستون ہے۔ یہ قیام رکوع اور سجود پر مشتمل ایک ایسا طریق عبادت ہے جو جملہ طریق عبادت کو اپنے اندر احسن پیرائے میں سموئے ہوئے ہے۔ اس کا کچھ حصہ فرض، کچھ واجب اور کچھ مستحب یعنی مندوب کہلاتا ہے اس کے ہر حصہ کی ادائیگی کے مقررہ آداب اور شرائط ہیں۔ لہٰذا ہر نمازی خواہ امام ہو یا مقتدی مرد ہو یا عورت اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے احکامات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں حقوق اللہ ادا کرے۔

چونکہ انسان کی پیدائش کی غرض و غایت اللہ تعالےٰ کی عبادت ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر نمازی اپنی پنجگانہ نمازوں کو جملہ شرائط کے ساتھ مقررہ اوقات پر ادا کرے۔

:- نماز باجماعت :-

قرآن کریم میں اقیموا الصلوٰۃ کے الفاظ کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے بار بار نماز باجماعت کی تاکید فرمائی ہے اور نماز باجماعت کو ضروری قرار دیا ہے۔ احادیث میں بھی نماز باجماعت ادا نہ کرنے والوں کے لئے بڑی وعید آئی ہے حتیٰ کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ جو عشاء اور فجر کی نمازوں میں نہیں آتے گھروں میں بیٹھ رہتے ہیں میرا جی چاہتا ہے کہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے متعلق اس قدر تاکید فرماتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جن سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں؟ (پرانے زمانے میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے کہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں۔ اور دیواریں خراب نہ ہوں)

رسول کریمؐ نے اُسے اجازت تو دے دی لیکن پھر فرمایا کیا تمہارے مکان تک اذان کی آواز جاتی ہے؟ اس نے کہا یا رسولؐ اللہ جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو نماز باجماعت کے لئے آیا کرو۔

نماز تہجد

قرآن کریم میں نماز تہجد کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے یوں ارشاد فرمایا ہے :-

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ (بنی اسرائیل)

کہ رات کو کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری لیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔

اس نماز کی قرآن و حدیث دونوں میں بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ مختصراً یہ کہ نماز تہجد خدا کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور اس وقت کی کی گئی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور انسان مقام محمود سے مشرف ہوتا ہے احادیث میں کئی جگہ نماز تہجد کی تحریص و ترغیب دلائی گئی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ اگر تہجد کی نماز کے لئے خاوند کی آنکھ کھلے تو وہ بیوی کو جگا دے اور اگر وہ نہ اُٹھے تو پانی کا ایک ہلکا سا چھینٹا اس کے منہ پر مارے۔

اور اگر بیوی کی آنکھ کھلے تو وہ میاں کو جگا دے اور اگر وہ نہ اُٹھے تو وہ بھی پانی کا ایک ہلکا سا چھینٹا اس کے منہ پر مارے۔ ....

جب تہجد کی نماز کے بارے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قدر تاکید فرمائی ہے تو اور نمازوں کی تاکید کا حکم خود بخود واضح ہو گیا۔

نماز کی ادائیگی کا حکم اہل و عیال کیلئے

خدا تعالیٰ نے جہاں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا ہے وہاں اپنے اہل و عیال کو بھی نماز کی طرف توجہ دلاتے رہنے کا ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا :-

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا۔

(طٰہٰ - آیت نمبر ۱۳۳)

ترجمہ :- اور تو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور تو خود بھی اس (نماز) پر قائم رہ۔

فضائل نماز

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو نیکیوں کی طرف مائل کرتی ہے اور انسان پانچوں وقت نماز کی ادائیگی سے برائیوں سے دُور ہو جاتا ہے اور نیکیوں کی تحریک زیادہ ہوتی ہے۔ قرآن میں ارشاد باری تعالےٰ ہے :-

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

(سورۃ عنکبوت۔ آیت ۴۶)

ترجمہ : اور نماز کو (اس کی سب شرائط کے ساتھ) ادا کر یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

بچوں کو نماز کی تلقین

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو نماز کی تلقین کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں۔ اگر وہ دس سال کے ہو کر بھی نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ نہ دیں تو ان کو سرزنش کرو اور انہیں علیحدہ علیحدہ بستروں میں سلایا کرو۔

(سنن ابی داؤد۔ باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ)

نماز کی اہمیت :-

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"بعض لوگ صرف ایک ہی وقت نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں ..... ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۳)

نیز حضرت اقدس فرماتے ہیں :-

"وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے۔ امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے۔ اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح یہ نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی ....."

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

اللہ تعالےٰ ہمیں قرآن سنت کے مطابق نماز کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان فضلوں کا وارث بنائے جو نماز کے نتیجہ میں حاصل ہوتے ہیں۔

اعلان

برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ بارشوں کی وجہ سے بعض مکانات اور دیواریں گر جاتی ہیں اور بعض احباب بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام ناظمین اصلاح انصار اللہ و زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان الفضل اخبار درخواست ہے کہ ان مصیبت زدہ احباب احمدی ہوں یا غیر از جماعت ان کی ہر ممکن امداد فرما دیں۔ نیز طبی امداد بھی فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور اپنی ماہوار رپورٹ میں ذکر کر کے ممنون فرمائیں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے چندہ ممبری ناصرات

"کل کے کاموں کو بھی ممکن ہو اگر تو آج کر۔ وقت یہ ہرگز نہیں تاخیر کا۔"

(کلام محمود)

ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کا مالی سال ستمبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ صرف دو ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے اور ناصرات کے چندہ ممبری کے سالانہ بجٹ میں بہت زیادہ کمی ہے۔ جو ناصرات کی سابقہ روایات کے خلاف ہے۔ کیا آپ اس سال بچیوں کو پیچھے چھوڑ دیں گی۔؟

سیکرٹریان ناصرات کے علاوہ صدر صاحبات سے بھی درخواست ہے کہ وہ شعبہ ناصرات کی طرف توجہ دیں اور ان کا بجٹ چندہ ممبری کے اضافہ سے پورا ہو۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ ۲)

زندگی کی نوید ہوتی ہے۔ ہر ہر فرد خدائی جماعت کا زبان حال سے ہر دم اور ہر لحظہ الاپ رہا ہوتا ہے کہ ؎

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو
مٹ جاؤں گر تو اسکی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو

مذاہب عالم کی تاریخ ایسی ہی درخشاں مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک تک تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہی ہے۔ خدا تعالےٰ کے محبوب بندے اس کی رضا کے حصول کی خاطر اس کے دین کی راہ میں مسلسل دکھ اٹھا کر قربانیاں پیش کرتے اور اس طرح دین کی بقا کا سامان کرتے رہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے اور تاریخ کے اوراق ان کی قربانیوں کے ذکر سے مزین ہوتے رہیں گے۔ تاریخ مذاہب کا یہ ایک سنہری باب ہے جو بار رقم ہوتا رہا اور رقم ہوتا رہے گا۔

دُعائے مغفرت

جماعت احمدیہ پشاور کے ایک مخلص احمدی مکرم میاں عبداللطیف صاحب جولائی کے پہلے ہفتہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ - وفات کے وقت مکرم میاں صاحب کی عمر ۷۸ سال تھی

میاں صاحب مرحوم حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ساتھی حضرت میاں محمد احسن صاحب مردان کے دوسرے لڑکے تھے۔ میاں صاحب بہت ہی مخلص۔ متقی۔ دعا گو اور تہجد گزار انسان تھے۔ نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے۔ مکرم میاں صاحب مرحوم ہر روز مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے کیلئے اس پیرانہ سالی میں چار فرلانگ کا فاصلہ طے کر کے پیدل تشریف لاتے تھے۔ یکم جولائی کو انہوں نے آخری باجماعت نماز ادا کی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب جانے لگے تو خلافِ معمول مجھ سے بغلگیر ہوئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ واپس جاتے ہوئے ایک موٹر سائیکل سے ان کی ٹکر ہو گئی۔ جس سے ان کے دونوں بازو اور دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ سر میں بھی سخت چوٹ آئی۔ جس سے آپ بے ہوش ہو گئے۔ میاں صاحب کو فوراً خیبر ہسپتال پہنچا گیا۔ فوری علاج کے باوجود میاں صاحب جانبر نہ ہو سکے اور بے ہوشی کی حالت میں ہی وفات پا گئے۔

میاں صاحب نماز باجماعت کے بہت شوقین تھے ایک دن مجھ سے کہنے لگے۔ کہ جب صبح ہوتی ہے تو میں اس انتظار میں ہوتا ہوں کہ کب شام ہوتی ہے کہ دوستوں سے ملاقات ہو اور شام اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کروں۔ ان کو اپنی وفات کا علم پہلے ہی ہو چکا تھا۔

ایک دفعہ فرمانے لگے مجھے خواب میں ایک قبر دکھلائی گئی۔ جس پر لکھا تھا۔ میاں عبداللطیف عمر ۷۸ سال۔ فرمانے لگے معلوم ہوتا ہے کہ میرے جانے کا وقت قریب ہے۔ سب نے مشورہ دیا۔ کہ تمام چندے۔ صد سالہ جوبلی فنڈ تحریک جدید وغیرہ وغیرہ ابھی تمام کا تمام ادا کر دیں انہوں نے یہ تمام چندے یک مشت ادا کر دیئے۔ میاں صاحب محکمہ واپڈا سے بطور ایڈمنسٹریٹو آفیسر ریٹائر ہوئے تھے۔ دورانِ ملازمت زندگی بہت پاک رہی تھی۔

میاں صاحب مرحوم کے دو لڑکے ہیں۔ بڑا لڑکا میاں شریف احمد ایڈورڈ کالج پشاور میں انگریزی کے پروفیسر ہیں اور دوسرا لڑکا میاں منیر احمد خان جو کہ بہت ہی مخلص احمدی ہیں۔ PIA میں انٹرنیشنل فلائٹ پر کیپٹن ہیں۔ بڑی لڑکی مکرم قاضی عبدالکریم صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل سے بیاہی ہوئی ہیں اور ایک لڑکی غیر شادی شدہ ہے

احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو غریقِ رحمت کرے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(عبدالسلام خان شاہین ٹاؤن پشاور)

اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو اور اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ اور اس پُر آشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۴، صفحہ ۱۵)

(نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

مالی قربانی اخلاص کے مطابق پھل لاتی ہے

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں :

"مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہے جو کہ پھلتا پھولتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ "تحریک جدید" میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔"

اللہ تعالےٰ ہم سب کو نئے تقاضوں کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(وکیل المال اوّل)

ربوہ کو خوبصورت بنائیں

اپنے پیارے امام کی مبارک خواہش کی تکمیل میں ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے کی تحریک میں بھرپور حصہ لیں اور اس برسات کے موسم سے کما حقہٗ فائدہ اٹھائیں۔ (گلشنِ احمد نرسری) سے پودوں کی درج ذیل اقسام ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں :

شیشم، سرس، سفیدہ، جامن، ٹکوما، کنیر، سیمل، سکھ چین، ایپل ایپل، گڑھل، نیم، بکین، انجیر، توت، انار وغیرہ۔

صدرانِ کرام محلہ اور زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ یکم اگست تا ۱۵ ستمبر اپنے اپنے محلہ میں فعال اور مؤثر سعی کے ذریعہ گھروں۔ گلیوں اور ماحول میں ایک ترتیب کے ساتھ پودے لگائیں۔ تا ربوہ سرسبزی و شادابی کے لحاظ سے ایک معیاری شہر قرار پائے۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

درخواستِ دُعا

میرے چھوٹے بھائی خواجہ منیر احمد ابن خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم (سابق ایڈیٹر الفضل) کے پھیپھڑوں کا اپریشن ۲۵ جولائی کو جرمنی میں ہوا تھا۔ اور جرمنی میں ہی زیر علاج ہیں احباب سے صحت کاملہ کے لیے درخواست ہے

(خواجہ حمید احمد فیکٹری ایریا ربوہ)

- میرے والدین اور خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

(محمد علیم ابن محمد سلیم دارالعلوم شرقی ربوہ)

- خاکسار عرصہ ڈھائی سال سے ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہے۔ اب پہلے سے افاقہ ہے۔

(ڈاکٹر مرزا احمد الدین آزاد۔ ساہیوال)

- مکرم مبشر احمد صاحب (احمد فیچر مارٹ) کی والدہ صاحبہ کا پتہ کا اپریشن متوقع ہے۔

(ادریس احمد وحید دارالعلوم غربی ربوہ)

(احباب ان سب کے لیے دعا کریں)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

تمام مجالس اطفال یکم تا ۷ ستمبر ہفتہ وصولی منائیں اور اس ہفتہ میں سو فی صد وصولی کی کوشش کریں۔ اس ہفتہ کی رپورٹ ۱۵ ستمبر تک مرکز کو ارسال کریں نیز وصول شدہ رقوم بھی جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ ارشاداتِ عالیہ صفحہ اول سے آگے)

سکتی ہے۔ اور ہزاروں صدیقوں اور برگزیدوں کا اسی لئے خون ہوا کہ دُنیا نے اُن کو نہیں پہچانا وہ اسی لئے مکار اور خود غرض کہلائے کہ دُنیا اُن کے نورانی چہرہ کو دیکھ نہ سکی ..... غرض جب وہ نور پیدا ہوتا ہے تو اُس نور کی پیدائش کے دن سے ایک زمینی شخص آسمانی ہو جاتا ہے وہ جوہر ایک وجود کا مالک ہے اُس کے اندر بولتا ہے اور اپنی الوہیت کی چمکیں دکھلاتا ہے اور اُس کے دل کو جو پاک محبت سے بھرا ہوا ہے اپنا تخت گاہ بناتا ہے ..... اور یہ شخص جیسا کہ اللہ جلشانہٗ نے فرمایا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ یعنی انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے ایسا ہی وہ شخص جو روحانی حالت کے مرتبہ تک پہنچ گیا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تمام دُکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان کو بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۸۳، ۳۸۵)

(بقیہ نہایت اعلیٰ کامیابی صفحہ اوّل سے آگے)۔

طلبہ اور طالبات کو ان کے والدین اور سرپرستوں کے ہمراہ مدعو کیا گیا تھا چنانچہ تقریب میں عزیزہ موصوفہ عابدہ منصورہ سلمہا نے بھی اپنے والدین کے ہمراہ (پردہ کی رعایت سے) شرکت کی اور بطور انٹرویو اپنے تاثرات درج کرائے۔ اس تقریب میں تعلیمی اداروں کے سربراہ دیگر ماہرین تعلیم اور پریس کے نمائندے بھی بہت بڑی تعداد میں موجود تھے۔

ادارہ الفضل عزیزہ عابدہ منصورہ سلمہا کی اس شاندار اور نہایت اعلیٰ کامیابی پر ان کے بزرگ دادا محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان، ان کے والد محترم مبارک مصلح الدین صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ محترمہ اور خود ان کی خدمت میں صمیم قلب سے مبارک باد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کی یہ کامیابی قوم و ملک اور جماعت کے لئے بابرکت کرے اور اسے مستقبل میں عظیم الشان کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور انہیں اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے انسانیت اور ملک و قوم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(عزیزہ موصوفہ کے تاثرات پر مشتمل ان کا انٹرویو کل کی اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

— وفاقی شرعی عدالت میں —

پٹیشن کی سماعت

اٹھارویں روز کی مختصر روداد

لاہور ۷ اگست۔ وفاقی شرعی کورٹ کے رجسٹرار کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے فل بنچ نے جو مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس فخر عالم، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، جسٹس مولانا ملک غلام علی اور جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل ہے آج اٹھارویں روز بھی لاہور ہائی کورٹ کی عمارت میں مجیب الرحمٰن صاحب اور تین دیگر افراد اور کیپٹن عبدالواجد صاحب آف ہوئی گروپ کی طرف سے دائر کردہ درخواستوں کی سماعت جاری رکھی۔ ان درخواستوں میں جماعت احمدیہ کے بارے میں صدارتی آرڈیننس کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا ہے کہ یہ اسلام کے اصولوں کے خلاف ہے۔

ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی جیورسٹ ایڈووکیٹ نے آج ۱½ بجے تک وفاقی حکومت کی طرف سے دلائل پیش کئے۔ ان کی معاونت حاجی شیخ غیاث محمد ایڈووکیٹ نے کی۔

سٹی پوسٹ آفس ربوہ کی منتقلی

خاکسار نے سٹی پوسٹ آفس ربوہ کا چارج لے لیا ہے۔ اب ڈاکخانہ دارالعلوم شرقی میں ہے اہالیان ربوہ استفادہ کر سکتے ہیں۔

(فدا محمد بوچ، سب پوسٹ ماسٹر سٹی پوسٹ آفس ربوہ)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمد احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

لندن، نیویارک، پیرس، ناروے سویڈن، ڈنمارک۔ غرض دنیا کے کسی بھی ملک کے لیے ٹکٹ اور بکنگ کے لیے ہماری خدمات حاضر ہیں

انشاء اللہ تعالیٰ آپکی بہتر خدمت اور بہتر سہولت کے متمنی

المحمود ٹریولز رجسٹرڈ

گورنمنٹ لائسنس نمبر ۵۶۴

فون نمبر ۴۹۳

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

فوری ضرورت

روزگار کے متلاشی احباب توجہ فرمائیں

ربوہ سے باہر ایک صنعتی ادارے کو مندرجہ ذیل کارکنوں کی فوری ضرورت ہے۔

۱۔ ٹائپسٹ بلحاظ تعلیم کم از کم میٹرک انگریزی ٹائپ کی رفتار کم از کم ۳۵ الفاظ بغیر غلطی کے۔ اردو ٹائپنگ جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔
تنخواہ ۸۰۰/- سے ۱۰۰۰/- روپے ماہوار تک دیگر مراعات اور بونس (اس کے علاوہ)

۲۔ اپرنٹس:۔ الیکٹریشن اور فرنٹ ٹریڈز میں تعلیم میٹرک عمر ۱۵ سال سے کم نہ ہو اور ۲۰ سال سے زائد نہ ہو۔ ماہانہ وظیفہ ۲۲/- روپے ماہوار معہ دیگر مراعات و بونس وغیرہ۔

ایسے نوجوان جو ان آسامیوں میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صاف اور خوشخط لکھ کر مقامی امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ۔ سات دن کے اندر اندر نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ)